رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۷۱	مورخہ ۳ رمضان ۱۳۵۳ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۹ دسمبر بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کے گھٹنے کے درد میں پھر اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

رمضان المبارک کا چاند ۸ دسمبر کی شام کو دیکھا گیا۔ اور ۹ دسمبر کو پہلا روزہ ہوا۔ امسال درس قرآن مجید دینے کے لئے حضرت امیر المومنین نے جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو مقرر فرمایا ہے۔ جو علی الترتیب دس دس پاروں کا درس دیں گے۔ مختلف محلوں کی سات مساجد میں پہلے وقت اور مسجد مبارک میں آخری وقت نماز تراویح پڑھائی جاتی ہے

جناب سید عبد المجید صاحب آف منصوری کی ماں صاحبہ جو ان کے پاس ربانی میں رہتی تھیں۔ فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام میں جبر نہیں

”اللہ تعالےٰ جو کچھ کرتا ہے۔ وہ تعلیم اور تربیت کے لئے کرتا ہے۔ چونکہ شوکت کا زمانہ دیر تک رہتا ہے۔ اور اسلام کی قوت اور شوکت صدیوں تک رہی اور اس کے فتوحات دور دراز تک پہنچے۔ اس لئے بعض احمقوں نے سمجھ لیا۔ کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم ہے لا اکراہ فی الدّین۔ اس امر کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے کہ اسلام جبر سے نہیں پھیلا۔ اللہ تعالےٰ نے خاتم الخلفاء کو پیدا کیا۔ اور اس کا کام یضع الحرب رکھ کر دوسری طرف لیظہرہ علی الدین کلہ قرار دیا یعنی وہ اسلام کا غلبہ ملل باطلہ پر حجت اور براہین سے قائم کریگا۔ اور جنگ و جدال کو اٹھا دیگا۔ وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہیں۔ جو کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔“ (الحکم ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۱ء)

رمضان المبارک کے متعلق فرمان نبویؐ

روزہ دار کی جزا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال الصیام جُنّۃ فلا یرفث ولا یجھل وان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین - والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا (بخاری شریف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزے انسان کے لئے بمنزلہ ڈھال کے ہیں۔ جو اسے گناہوں سے بچاتے ہیں۔ لہٰذا ان میں کسی قسم کے فحش وجہالت کی باتیں نہ کی جائیں۔ اور اگر کوئی آدمی کسی روزہ دار سے لڑائی کرے۔ تو اسے کہدے۔ کہ میں روزہ سے ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ روزہ دار کے مونہہ کی خوشبو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے چونکہ روزہ دار اپنا کھانا۔ پینا اور خواہش صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے اس لئے اس کا بدلہ بھی میں خود دونگا۔ اور ایک نیکی کا دس گنا ثواب دیا جائے گا۔

احمدی شاعروں سے گزارش

جماعت احمدیہ کے شاعر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وُہ جلسہ سالانہ کے لئے عُمدہ سے عُمدہ نظمیں تیار کرکے بلد ارسال فرمائیں تاکہ ان کو دیکھ کر ان کے لئے پروگرام میں وقت رکھا جاسکے۔

امید ہے۔ کہ شاعر صاحبان اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ پنجابی شاعر بھی توجہ کریں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

لجنات اماء اللہ کی توجہ کے لئے ضرورت

امید ہے۔ کہ معزز بہنیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریکات کو پُورا کرنے کے لئے حتی المقدور تیار ہونگی۔ اور بہت سی بہنیں اپنی بساط کے مطابق حصہ لے چکی ہونگی۔ ایک تجویز اس میں شامل ہونے کے لئے یہ ہے۔ کہ حضور نے خطبہ میں فرمایا ہے۔ کہ مالی مطالبہ میں کم سے کم دس روپے پہلی دو تحریکوں میں اور دوسری دو تحریکوں میں کم سے کم پانچ روپے یکمشت دیئے جائیں۔ اس کے لئے کچھ مشکلات نہیں۔ اور وُہ بہنیں جو اس تحریک کا چاہتا ہے۔ کہ وہ شامل ہوں مگر یکمشت ادا کرنا مشکل تھا۔ ان کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ دس دس عورتیں مل کر کمیٹی کی شکل میں جمع ہوکر ایک روپیہ ماہوار جمع کریں۔ اور اس کے لئے ایک ان تجویز کرکے قرعہ اندازی سے نام نکالیں۔ جس کا نام نکلے۔ اس کے نام پر اس فنڈ میں جمع کرادیں۔ یہاں تک کہ دس مہینہ میں سب کے نام جمع ہوجائیں۔ اس طرح جو بہنیں پانچ روپیہ والی تحریک میں شامل ہونا چاہیں۔ وُہ بھی اسی طرح کرسکتی ہیں۔ اب آپ بہنوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ عام جلسہ کرکے بہنوں کو شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ اور اس کام کو انجام دے کر مزید سے مزید قربانی کرکے اجر دارین کی مستحق بنیں۔ نیز جہاں لجنہ قائم نہیں۔ وہاں بھی باہم بہنیں جلسے کریں۔ اور ان تحریکوں میں حصہ لینے کے لئے مستورات کو توجہ دلائیں۔

نیز افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ابھی نمائش کی اشیا کہیں سے بھی وصول نہیں ہوئیں۔ سوائے محترمہ سیٹھ اللہ دین صاحب کے گھر والوں کے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ اور ہم کی تکالیف دُور فرمائے۔

خاکسار ام طاہر سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو ابھی سے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کردینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی لا سکیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ - قادیان

ضروری اعلان

۱- بعض احباب نمبر ۶۴ طلب کررہے ہیں واضح ہو۔ کہ خاتم النبیین نمبر ہی نمبر ۶۴ تھا وُہ سب خریداران الفضل کو پہونچ چکا ہے

۲- جن اصحاب نے خاتم النبیین نمبر اس وعدے پر منگوایا تھا۔ کہ جلد قیمت بھیجدیں گے۔ وُہ اپنے وعدے پورے کریں۔ واضح رہے۔ کہ کمیشن ہم نے کسی کو نہیں دیا۔ نہ دے سکتے ہیں۔ اور محصول ڈاک فی پرچہ ایک پیسہ کے حساب سے بھی علاوہ قیمت ۲ر فی پرچہ کے ادا کرنا چاہیئے

۳- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے دو خطبات جمعہ میں جو سکیم ارشاد فرمائی ہے۔ وُہ نمبر ۶۶ و نمبر ۷۰ "الفضل" میں شائع ہُوئی ہے دونوں پرچے ۲/۰ کے ٹکٹ آنے پر بھیجے جاسکتے ہیں۔ جو صاحب چاہیں منگوالیں۔

(منیجر الفضل)

مخالفین سلسلہ کے لٹریچر کی ضرورت

کچھ عرصہ سے مخالفین سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف خصوصیت سے نہایت گندہ اور اشتعال انگیز لٹریچر شائع کررہے ہیں اس کے متعلق جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب کوئی ایسی تحریر شائع ہو۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے جذبات کو مجروح کرنے والی ہو۔ تو اسکی کم از کم پانچ کاپیاں دفتر نظارت خارجیہ میں فوراً ارسال کردیا کریں۔ تاکہ ان کے متعلق مناسب تدارک کیا جاسکے۔

(ناظر امور خارجیہ - قادیان)

تصحیح ضروری

اس اخبار کے اندرونی صفحات میں نمبر ۷۰ کی بجائے ۷۱ اور تاریخ ۹- دسمبر کی بجائے ۱۱- دسمبر بنائی جائے۔

تقرر پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے مطالبات کے سلسلہ میں جناب مرزا عبد الغنی صاحب پنشنر کیا گورنمنٹ نے اپنی خدمات آنریری طور پر دو سال کے لئے پیش کیں۔ جن کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمالیا ہے اور صدر انجمن احمدیہ نے انہیں پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال مقرر کیا ہے۔ آئندہ تشخیص بجٹ کے متعلق جملہ خط و کتابت مرزا صاحب موصوف کیا کریں گے۔

(ناظر بیت المال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷ | قادیان دارالامان مورخہ یکم رمضان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

جماعت احمدیہ سے جانی اور مالی قربانیوں کے متعلق حضرت امیر المومنین کی سکیم

بعض معاصرین کی معقول پسندی اور "زمیندار" کی بیہودہ سرائی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے جو سکیم تجویز فرمائی ہے۔ اور جس میں دین کی خاطر جانی اور مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ ۲۹۔ نومبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ کوئی شریف اور دیانت دار انسان جو اس کا مطالعہ کرے۔ خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ سے شروع سے کر آخیر تک اس میں کوئی ایک بات بھی ایسی نظر نہیں آئے گی جو کسی رنگ میں قابل اعتراض ہو۔ اور جسے کسی پہلو سے ناروا قرار دیا جا سکے۔ بلکہ یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کے احکام کی تعمیل میں دین کی خاطر بیش از بیش قربانیاں پیش کرنے والی ہے۔ اور ان قربانیوں میں سے کوئی بھی ایسی نہیں۔ جس میں کوئی خفیہ منصوبہ۔ یا کسی کے خلاف ناجائز امر کا شائبہ بھی پایا جائے۔ لیکن "زمیندار" نے اسے "قادیان کے امیر المومنین کا خطرناک اقدام"۔ "مسلمانوں اور حکومت کے خلاف جنگ کی خفیہ طیاریاں" اور "قادیان کے تبلیغی جرنیل کا نیا جنگی منصوبہ" قرار دے کر ابھی سے واویلا شروع کر دیا ہے جبکہ وہ سکیم پیش ہی ہوئی ہے۔

"زمیندار" نے اپنے الفاظ میں اس سکیم کا جو خلاصہ بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "(۱) سادہ زندگی اختیار کی جائے۔ اس میں مرد۔ عورت۔ بچے سب شامل ہیں۔ (۲) وہ قادیانی جو ⅒ سے ⅓ حصہ تک اپنی آمدنیوں میں سے وقف کر سکیں۔ وقف کر دیں۔ یہ روپیہ ایک خاص کمیٹی کے سپرد ہو گا۔ تین سال تک ایسی رقمیں واپس نہیں ہو سکیں گی۔ تین سال کے بعد روپیہ یا جائداد کی صورت میں واپس ہوں گی۔ (۳) ایک اور پروپیگنڈا کمیٹی ہو گی۔ جس کے لئے پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ پانچ ہزار فوری طور پر چاہئے۔ (۴) تین نئے بیرونی ممالک میں دو دو کر کے چھ آدمیوں کو کچھ کرایہ یا خرچ دے کر بھیجا جائے۔ پھر ہر سال ایک آدمی اور بھیجا جائے۔ تاکہ بہت سے آدمی تھوڑے عرصہ میں مختلف ممالک میں پہونچ جائیں۔"

چونکہ یہ سب کی سب باتیں ایسی ہیں۔ جن کے متعلق کسی بد سے بد تر دشمنِ احمدیت حتیٰ کہ "زمیندار" کے لئے بھی اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے "زمیندار" کو یہ لکھنا پڑا کہ

"بظاہر یہ منصوبہ نہایت سادہ اور کسی قسم کی پیچیدگی اور ایذا رسانی سے پاک ہے"

لیکن باوجود اس کے وہ یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکا۔ کہ

"ان میں سے ہر شق کی تفصیل و تشریح ان خطرناک مقاصد پر حاوی ہے۔ کہ عام آدمی اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا"

اس کے بعد پہلی تجویز کی تشریح پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "سادہ زندگی کے ماتحت خلیفہ صاحب نے قادیانیوں سے تین سال کے لئے جن باتوں کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) ایک سالن پر قناعت کریں۔ (۲) لباس سادہ پہنیں۔ (۳) عورتیں تین سال نیا زیور نہ بنوائیں (۴) بیماری میں علاج پر کم خرچ کیا جائے۔ (۵) سنیما تماشے نہ دیکھے جائیں۔ (۶) مکانات کی آرائش و زیبائش وغیرہ نہ کی جائے۔ (۷) تعلیم کے اخراجات کم کئے جائیں"

"زمیندار" کو ان کے متعلق بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ "کتنی مفید باتیں ہیں" لیکن جماعت احمدیہ سے بغض اور کینہ کی وہ آگ جو اسے جلاتی رہتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے اس کے شرافت اور انسانیت۔ معقولیت اور انصاف پسندی کے جذبات جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ اس موقعہ پر اور زیادہ بھڑک اٹھی۔ اور وہ یہ شور مچانے لگ گیا ہے کہ یہ تجاویز جو اس کے نزدیک بھی نہایت سادہ "ہر قسم کی پیچیدگی اور ایذا رسانی سے پاک" اور "مفید باتیں" ہیں۔ ان میں حکومت اور مسلمان دونوں کا بائیکاٹ" پیٹنٹ دواؤں اور کپڑوں کا بائیکاٹ" "برادریوں میں پھوٹ ڈلوانے کے منصوبے" مضمر ہیں۔

چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے جا مخالفت کرتے کرتے "زمیندار" اس حد کو پہونچ چکا ہے۔ کہ ہر معقول سے معقول بات کی اندھا دھند مخالفت کرنا اس نے اپنا مقصد بنا رکھا ہے۔ اس لئے وہ ان تجاویز کے خلاف آواز اٹھانے پر مجبور ہو گیا ہے۔ جو اس کے نزدیک بھی "مفید باتیں" ہیں۔ لیکن اس طرح اس نے ایک بار اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ احمدیت کی مخالفت میں وہ بالکل اندھا ہو چکا ہے اور معقولیت کو اس نے بالکل خیر باد کہہ دیا ہے۔ ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت سے جن قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ان میں کسی شریف انسان کے نزدیک نہ صرف یہ کہ کوئی بات قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ وہ ساری کی ساری ایسی مفید اور اتنی اچھی باتیں ہیں۔ کہ ان کے متعلق دوسرے لوگ بھی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ کاش ان کے حلقوں میں بھی وہ جاری ہو سکیں۔ اور ان کے ہم عقیدہ اور ہم مذہب لوگوں کو بھی ان کے کرنے کی توفیق مل سکے۔ چنانچہ معاصر "انقلاب" ۴۔ دسمبر لکھتا ہے:۔

"احمدیوں کے امام نے اپنے پیرووں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ تین سال تک سنیما۔ تھیٹر۔ سرکس وغیرہ ہرگز نہ دیکھیں۔ کھانے اور پہننے میں انتہائی سادگی اختیار کریں۔ بلا ضرورت نئے کپڑے نہ بنائیں۔ جہاں تک ہو سکے۔ موجودہ کپڑوں ہی میں گزران کریں۔ اور تبلیغ کے لئے چندہ دیں۔

عام مسلمانوں میں سے جن حضرات نے آج کل قادیانیوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور عام مسلمانوں سے حلف لیں۔ کہ وہ آئندہ سنیما نہ دیکھیں گے۔ تھیٹر نہ جائیں گے۔ سرکس کا تماشہ نہ دیکھیں گے۔ نیا کپڑا انتہائی مجبوری کے سوا نہ بنائیں گے۔ ایک وقت کے کھانے میں صرف ایک سالن پکا کے کھائیں گے۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے اتنا چندہ ہر مہینے ضرور دیں گے مقابلہ اور مسابقہ اگر ایسے طریقے سے ہو۔ کہ اس سے ملت کو فائدہ پہونچے۔ تو سبحان اللہ کیا عجیب ہے۔ کہ جو مسلمان اپنے لیڈروں کے پیہم شور و غوغا کے باوجود اپنی اقتصادی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ وہ قادیانیوں کی ضد ہی سے اس طرف متوجہ ہو جائیں گے

لیکن ان لوگوں کی ذہنیت کو جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پردازی۔ اور شورش انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ چونکہ سب لوگ جانتے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ وہ سوائے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے۔ اور فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے کوئی ایسا کام کرنے کی قطعاً اہلیت نہیں رکھتے۔ جو مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکے۔ اس لئے "انقلاب" کو لکھنا پڑا۔

"ہمارے ہاں ضد دوسرے رستے پر بھی رواں ہو سکتی ہے ممکن ہے بعض ایسے حضرات بھی پیدا ہو جائیں۔ جو قادیانیوں کے ترک سنیما

کو بھی شیوۂ احمدیت قرار دیں۔ اور خود ادیداً کر سینما دیکھنا شروع کر دیں۔ اور جو شخص سینما دیکھنے سے انکار کرے۔ اسے قادیانی مشہور کر دیں۔ کیونکہ مَن تشبّہ بقوم فھو منھم۔ اگر قادیانی ایک وقت میں ایک سالن کے ساتھ روٹی کھائیں۔ تو ہر مسلمان کم سے کم دو قسم کا سالن پکائے۔ ورنہ تشبّہ کی وجہ سے وُہ بھی قادیانی سمجھا جائے گا"۔

آثار اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ لوگ جنہوں نے ہر بات میں جماعت احمدیہ کی مخالفت اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ دُوسری راہ ہی اختیار کریں گے۔ اس کے سوا وُہ کر ہی کیا سکتے ہیں کیونکہ جاہل اور متعصب لوگوں کو اشتعال دلا کر وُہ فتنہ و فساد تو کھڑا کر سکتے ہیں۔ بد زبانی اور بد گوئی تو کرا سکتے ہیں شور و شر بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کہ کوئی اصلاحی سکیم پیش کرکے اس پر عمل کرا سکیں۔ مسلمانوں میں رائج شدہ تباہ کن باتوں کا انسداد کرا سکیں۔ اور خدمتِ دین کے لئے کوئی ایسی قربانی کرا سکیں جس کا اثر عام لوگوں کے کھانے پینے رہنے سہنے اور دوسرے مسرفانہ اشغال پر پڑتا ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ محال ہے۔ کہنے کو خواہ وہ کتنی بار یہ کہتے پھریں۔ کہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور وُہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ لیکن خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ کتنے پانی میں ہیں۔ اور ان کی ایسی باتیں جن میں کسی جائز قربانی کا مطالبہ کیا جائے۔ جو شورش سے پاک ہوں۔ اور جو اصلاحی رنگ رکھتی ہوں۔ عام لوگوں کی نظر میں کیا وقعت رکھتی ہیں پس یہ ناممکن ہے۔ اور قطعاً محال ہے۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ کا ایسے طریق سے مقابلہ اور مسابقہ کرنے کے لئے تیار ہو سکیں۔ جو مسلمانوں کی اقتصادی اصلاح کا موجب ہو۔ اور انہیں اسلام کی اشاعت میں حصہ لینے کے قابل بنا سکے۔ اور جب لیڈر کہلانے والے خود ہر قسم کی بے ہودگیوں میں مبتلا ہیں۔ اور اپنے نامطبوع اشغال ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ دین کے لئے کوئی قربانی کرتے ہیں۔ تو وُہ دُوسروں کو کس مُونہہ سے ایسا کرنے کے لئے کہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ "زمیندار" نے اوٹ پٹانگ بے ہودہ سرائی شروع کر دی ہے اور اتنا بھی نہیں سوچا۔ کہ جن تجاویز کے خلاف اس نے سارا زور صرف کیا ہے۔ ان پر کسی سمجھدار انسان کو نہ صرف کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ انہیں قابلِ تقلید سمجھا جا رہا ہے چنانچہ اخبار "ملاپ" (۵ ر دسمبر) "احمدی خلیفہ کا قابلِ تقلید حکم" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"قادیانی احمدیوں کے خلیفہ صاحب نے اپنے پیروؤں کے نام یہ حکم جاری کیا ہے۔ کہ وُہ آئندہ تین سال تک سینما، تھیٹر، سرکس وغیرہ ہرگز نہ دیکھیں۔ اور کھانے پینے میں انتہائی سادگی اختیار کریں۔ بلا ضرورت نئے کپڑے نہ بنائیں جہاں تک ہو سکے۔ موجودہ کپڑوں میں ہی گزران کریں۔ اور تبلیغ کے لئے چندہ دیں"۔ یہ حکم بلاشک و شبہ قابلِ تقلید ہے خصوصاً ہندوؤں کے لئے جو ویدپرچار کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ویدپرچار ہی ہندوؤں کی زندگی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہندو بھی یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ وُہ اپنا روپیہ زیادہ تر ویدپرچار ہی کے ذریعہ خرچ کریں گے"۔

ایک غیر مسلم اخبار کے یہ الفاظ پڑھ کر "زمیندار" اور اس کے ہم خیالوں کو شرم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جس حکم کو غیر مسلم بھی قابلِ تقلید سمجھ رہے ہیں۔ اور جسے پیش کرکے ہندوؤں میں یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ وُہ بھی اپنا روپیہ زیادہ تر ویدپرچار ہی کے ذریعہ خرچ کریں۔ اس کو وُہ قادیان کے امیر المومنین کا خطرناک اقدام قرار دے رہا۔ اور اس فکر میں گھُلا جا رہا ہے کہ غیر ملکی پیٹنٹ دواؤں اور غیر ملکی کپڑوں کا بائیکاٹ ہو جائے گا ؛

اس موقعہ پر ہم جماعت احمدیہ سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو سکیم پیش فرمائی ہے۔ وُہ جہاں اپنی معقولیت اور مفید اثرات کے لحاظ سے ہر شریف اور سمجھدار مسلم اور غیر مسلم حلقہ میں نہایت اہمیت کی نظر سے دیکھی جا رہی ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کے بد باطن مخالفین اور معاندین کے اس نے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ اور جب اس سکیم کے صرف پیش ہونے پر ہی ان کی یہ حالت ہو چکی ہے۔ تو غور کیجئے۔ اس پر پوری طرح عمل کرنے سے کیسے عظیم الشان نتائج رونما ہونگے۔ اور ہر مذہب و ملت کے شرفاء پر اس کا کتنا اچھا اثر ہو گا۔ پس جماعت احمدیہ کو پُورے جوش اور انہماک کے ساتھ اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے ؛

کپورتھلہ کے چند مسلمان عہدہ داروں کے متعلق افواہ

ریاست کپورتھلہ کی وزارت اعلیٰ سے سر عبد الحمید صاحب کی علیحدگی ہی مسلمانوں کے لئے کم افسوسناک نہ تھی۔ کہ مزید انقلاب کی افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ تین چار اعلےٰ عہدوں پر جو مسلمان عہدہ دار ہیں۔ انکو بھی علیحدہ کر دیا جائیگا۔ ایک ایسی ریاست جسکی ۵۰ فیصدی آبادی مسلمان ہے جسکی آمدنی کا بڑا حصہ مسلمانوں سے وصول ہوتا ہے اور جہاں زیادہ تر بڑے عہدوں پر پہلے ہی غیر مسلموں کا قبضہ ہے وہاں اگر معدودے چند دیرینہ اور قابل ملازمین کو محض اس لئے رخصت کر دیا۔ کہ وُہ مسلمان ہیں۔ تو یہ بے حد رنج افزا بات ہو گی۔ اور اس طرح ریاست میں سکون نہ قائم ہو گا۔ بلکہ یہ پالیسی بہت بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ہو گی ؛

قرضہ بل کے متعلق خطرہ

اگرچہ پنجاب کونسل نے ٹوٹی پھوٹی مگر آخری شکل میں قرضہ بل پاس کر دیا۔ اور قدم قدم پر ہندو اور سرکاری ممبروں کی مخالفت کرنے کے باوجود پاس ہو گیا۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ کام ختم ہو گیا۔ اور اب یہ قانون نفاذ پذیر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس مرحلہ تک پہنچنے میں ابھی ایک اور مشکل حائل ہے۔ اور وُہ گورنر صاحب بہادر کی منظوری ہے۔ اور انہیں اختیار ہے۔ کہ اگر چاہیں۔ تو کونسل کے سارے کئے کرائے کو رد کر دیں۔

چونکہ بعض ذمہ دار حلقوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے۔ کہ گورنر صاحب اس بل کی موجودہ شکل سے خوش نہیں۔ اور وُہ اس کو ایک دفعہ نظرِ ثانی کے لئے کونسل میں واپس بھیجیں گے اگر بات اسی حد تک محدود ہے۔ تو بھی ایک ایسے کام کو مزید کھٹائی میں ڈالنا جو آج سے بہت پہلے ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور جس سے ہزاروں انسانوں کی زندگی اور موت وابستہ ہے قرینِ مصلحت نہیں ہو سکتا۔ لیکن خطرہ یہ ہے۔ کہ ساہوکاروں کے شور و شر اور ان کے مخالفانہ پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر بل نامنظور نہ کر دیا جائے۔

ظاہر ہے۔ کہ ساہوکاروں کے پاس شور مچانے۔ جلسے کرنے اور حکومت کو تاریں دینے کے تمام سامان میسر ہیں۔ ان کے پاس کافی روپیہ ہے۔ ان کا بڑا طبقہ شہروں میں رہائش رکھتا ہے۔ جہاں تار ڈاک اور اخبارات کی سہولتیں حاصل ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں بیچارے زمیندار غریب اور مفلوک الحال ہیں۔ تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ ان کی آبادی کا غالب حصہ ایسے مقامات میں رہتا ہے جو دُور افتادہ ہیں۔ اور وہاں کوئی سامان سہولت میسر نہیں ان حالات میں یہ خوف بے جا نہیں۔ کہ حکومت ساہوکاروں کے شور و شر سے دب جائے۔ اور زمینداروں کو اسی طرح نظر انداز کر دیا جائے۔ جس طرح ۱۹۲۶ء میں کیا گیا تھا ؛

اس خطرہ سے بچنے کی یہی صُورت ہو سکتی ہے۔ کہ زمینداروں کے ہمدرد اور خیر خواہ اس آخری مرحلہ پر نہایت سرگرمی سے کام کریں۔ اور گورنر صاحب بہادر پر زمینداروں کی حالت زار پوری طرح ظاہر کر دیں جہاں تک حالات اور واقعات کا تعلق ہے۔ حکومت زمینداروں کی حالت زار سے خوب واقف ہے۔ اگر قرضہ بل کو موجودہ شکل میں بھی جلد جلد نافذ نہ کر دیا گیا۔ تو اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ساہوکاروں کے شور و شر کے آگے اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور اگر بل کو اور زیادہ کمزور اور ناکارہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ تو یہ بھی پسندیدہ بات نہ ہو گی۔ اب ساہوکاروں کی خواہ کسقدر ہی نازبرداری کی جائے۔ اور ان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

حضرت مریم صدیقہ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کا ناپاک الزام

مولوی ظفر علی کی شوخ چشمانہ اور مفتریانہ جسارت

"زمیندار" اور سلسلہ احمدیہ کی مخالفت

اخبار "زمیندار" یوں تو ہمیشہ سے ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے جا مخالفت کرتا رہا ہے۔ لیکن ان دنوں اس کی حالت بالکل اس ناکام حریف کی سی ہوگئی ہے۔ جو اپنے مد مقابل کی کامیابی میں سدِّ راہ بن سکنے سے مایوس ہوچکا ہو۔ اور یہ دیکھ کر کہ اس کے مد مقابل کی ترقیاں اس کی مخالفت کو خس و خاشاک کی مانند بہائے لئے چلی جا رہی ہیں۔ عجیب و غریب مضطربانہ اور اضطراری حرکات کا اظہار کر رہا ہو۔ "زمیندار" کو خوب معلوم ہوچکا ہے۔ کہ اس کی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگائے جانے کے باوجود وہ پودا جسے آج سے قریب نصف صدی قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لگایا۔ برابر بڑھتا جا رہا اور بار آور ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ اب کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچنے پر اتر آیا ہے۔

مکتوب بنام ملک معظم

۲۷ر نومبر کے پرچہ میں مولوی ظفر علی صاحب نے ہز میجسٹی ملک معظم کے نام ایک مکتوب مفتوح شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت ہی بے بنیاد اور مفتریانہ بہتان طرازی اور الزام تراشی کرتے ہوئے ہز میجسٹی اور تمام مسیحی دنیا کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کی مجنونانہ کوشش کی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ کے متعلق اپنے نمائشی جذبات عقیدت و احترام کا اظہار کرنے کے بعد اس مفتری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "مریم صدیقہ پر اس نے ازرہ غایت دریدہ دہنی زنا کا الزام لگایا۔ اور مسیح ابن مریم کی تصویر پر اس نے سر سے کر پاؤں تک سیاہی کی کوچی پھیر دی۔ ۔ ۔ ۔ مرزا غلام احمد نے کثرت سے کتابیں لکھی ہیں۔ اور اس کی تمام تصانیف میں جا بجا اس بات کی شہادت ملتی ہے۔ کہ اسلام کے اصول معتقدات کے ساتھ اس کی دشمنی سوچی اور سمجھی ہوئی تھی۔ لیکن اس دشمنی کا سب سے زیادہ نمایاں مظاہرہ وہ اس وقت کرتا ہے۔ جب وہ مسیح علیہ السلام اور مریم صدیقہ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ مثلاً اپنی کتاب چشمہ مسیحی میں مرزا غلام احمد نے حسب ذیل لکھا ہے "مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا۔ تاکہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہوگیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا۔ اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۱۷، ۱۸)

ظفر علی کی بد تہذیبی

مندرجہ فوق سطور اور اس مکتوب کے دوسرے مقامات پر مولوی ظفر علی نے جس بد تہذیبی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ چونکہ اس کی پست فطرت کا تقاضا ہے۔ اس لئے ہم اسے معذور سمجھتے ہیں۔ جس شخص کی بد تہذیبی بے تمیزی اور ناہمواری کا رونا خود اس کا باپ جس کے نطفہ سے وہ پیدا ہوا روتا ہوا مر گیا۔ اس سے کسی غیر کو شرافت اور انسانیت کی کیا توقع ہوسکتی ہے۔ اس لئے ظفر علی کی بے ہودہ بکواس کو ناقابل اعتنا سمجھتے ہوئے ہم اس تلبیس کا انکشاف کرتے ہیں۔ جس سے اس بد طینت اور کذاب نے کام لیا ہے۔

"زمیندار" کی تلبیس

یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مریم صدیقہ پر ہرگز ہرگز زنا کا الزام نہیں لگایا۔ بلکہ آپ نے بڑے شدومد سے حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت بلا پدر کو پیش کیا ہے۔ خود اس عبارت میں جسے اعتراض کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے حضور نے اپنے اسی عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے۔ حضور کے الہامات میں آپ کو حضرت مریم صدیقہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور آپ ابن مریم ہونے کے مدعی ہیں۔ پھر یہ کس طرح ہوسکتا تھا۔ کہ ان پر آپ کوئی گندہ اور ناپاک الزام لگاتے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ یہ الفاظ جو "زمیندار" نے پیش کئے ہیں۔ بالکل لا تقربوا الصلوٰۃ کے مصداق ہیں۔ عبارت کا سیاق و سباق چھوڑ کر مولوی ظفر علی نے بالکل غلط رنگ میں مخلوق خدا کو دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ پس اس کا بہترین جواب یہی ہوسکتا ہے۔ کہ ہم حضور علیہ السلام کے اصل الفاظ نقل کر دیں۔ تا ناظرین "زمیندار" کے مولانا اور بزعم خویش آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے عمیق ترین مذہبی احساسات پر عبور کرنے کے مدعی کی دیانت و امانت کا اندازہ لگاسکیں۔

حضرت مریم صدیقہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

بانس بریلی کے ایک مسلمان متشکک نے عیسائیوں کی ایک کتاب ینابیع الاسلام کے مطالعہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنے بعض شکوک لکھ کر جوابات کی درخواست کی۔ اسے مخاطب کرتے ہوئے اور اس کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ لوگ (عیسائی پادری) اپنے گریبان میں مونہہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے۔ کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے۔ دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے۔ کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا۔ تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہوگیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا۔ اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے۔ کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا۔ تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ عہد تو یہ تھا۔ کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہے گی۔ پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کے رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا۔ کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا۔ حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا۔ اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو تعدد ازدواج کے منکر ہیں۔ شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے۔ کہ وہ یہ گمان کرے۔ کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی۔ کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہوگیا تھا۔ اگرچہ ہم **قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔** تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ درج کرنے

کے بعد ہم انصاف پسند ناظرین سے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا ان سے وہ الزام ثابت ہوتا ہے۔ جو ظفر علی نے حضور علیہ السلام پر اپنی دیانت و امانت کا خون کرکے لگایا ہے۔ آپ نے جو عیسائی پادریوں کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی پر بے بنیاد ناپاک اور گندے اعتراض کے جواب میں الزامی طور پر یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ انجیل کی رو سے ان کے یسوع مسیح اور ان کی والدہ ماجدہ کی ذات کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے۔ اور اس کے بعد انجیل کی رو سے وہ امور پیش کئے ہیں۔ جو بد دیانت اور کمینہ خصلت مولوی ظفر علی نے آپ کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ ان میں آپ نے اس دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جو آپ کو مسیح علیہ السلام اور مریم صدیقہ سے تھی۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی ظفر علی نے جو الفاظ نقل کئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عقیدہ نہیں۔ بلکہ انجیل کے رو سے عیسائیوں پر اعتراض ہے۔ اگرچہ یہ بات بالکل واضح ہے۔ تاہم آپ نے ظفر علی ایسے کوڑ مغز اور فتنہ پرداز لوگوں کی شرارت کے انسداد کے لئے ساتھ ہی اپنا یہ عقیدہ تحریر فرما دیا ہے۔ کہ "ہم قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا"۔ کیا ان الفاظ کے ہوتے ہوئے عقل و سمجھ سے کچھ بھی واسطہ رکھنے والا کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مریم صدیقہ پر زنا کا الزام لگایا۔ قطعاً نہیں۔ پھر مولوی ظفر علی کی دیدہ دلیری اور شوخ چشمی ملاحظہ ہو۔ کہ "حضور تاجدار انگلستان و ہندوستان" کے نام مکتوب مفتوح لکھتے ہوئے اور "ساری مسیحی دنیا" کو مخاطب کرتے ہوئے اسے اتنی بڑی کذب بیانی کرنے پر ذرا بھی حیا نہ آئی ؛

حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کا الزام

اس شرمناک غلط بیانی کے بعد مولوی ظفر علی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب انجام آتھم سے دو اقتباسات پیش کرکے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "قرآن کریم کی صاف و صریح تعلیم کے خلاف مریم صدیقہ پر زنا کا کھلا الزام لگانے کے بعد مرزائے قادیان مسیح علیہ السلام پر جنہیں وہ ولد الزنا قرار دینے سے کبھی نہیں چوکتا۔ ذیل کا اہانت انگیز حملہ کرتا ہے"۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ بلکہ پادریوں کی گالیوں اور بد زبانیوں کے جواب میں جو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیں۔ انجیل کے یسوع کا نقشہ کھینچا ہے۔ ورنہ آپ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا راستباز نبی اور پاک انسان سمجھتے

حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں

چنانچہ حضور علیہ السلام اسی قسم کے الزام کا جو مولوی ظفر علی نے لگایا ہے جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں"۔

(کتاب البریہ صفحہ ۹۳ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے"۔ (ایام الصلح ٹائیٹل صفحہ ۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا موسوی کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا میں ہم نام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے۔ کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

اس قسم کی بہت سی تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں موجود ہیں۔ اب جو شخص ان صاف اور واضح اعلانات کو نظر انداز کرکے آپ پر یہ الزام لگاتا ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نعوذ باللہ "ولد الزنا" قرار دیا۔ اس سے بڑھ کر بد دیانت اور مفتری کون ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صاف اور کھلے الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کے سچے نبی۔ نیک اور راستباز تھے۔ اور اپنے آپ کو ان کا ہم نام قرار دیتے ہیں لیکن مولوی ظفر علی یہ جھوٹ بولتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام پر ولد الزنا ہونے کا الزام لگایا ہے۔

"زمیندار" کے پیش کردہ الفاظ کا مطلب

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ الفاظ لکھے ہیں جو "زمیندار" میں نقل کئے گئے ہیں۔ لیکن ان سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین ثابت کرنا پرلے درجہ کی دھوکا دہی ہے۔ وہ الفاظ کن حالات میں لکھے گئے۔ اور کیوں لکھے گئے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہی الفاظ میں پیش کر دینے کے بعد ہم سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی دیانتدار انسان قطعاً وہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ جو مولوی ظفر علی نے نکالا ہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ پادری فتح مسیح متعین فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے ہماری طرف ایک خط نہایت گندہ بھیجا۔ اور اس میں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور سوا اس کے اور بہت سے الفاظ بطریق سب و شتم استعمال کئے۔ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا۔ کہ اس کے خط کا جواب شائع کر دیا جائے لہٰذا یہ رسالہ لکھا گیا۔ امید کہ پادری صاحبان اس کو غور سے پڑھیں اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ کیونکہ یہ تمام پیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہر حال لحاظ ہے۔ اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے۔ کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نکالی ہیں۔ اور ہمارا دل دکھایا ہے"

(نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اے نادان کیا تو اپنے لفظوں میں سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو زنا کی تہمت لگاتا۔ اور فاسق و فاجر قرار دیتا ہے۔ اور ہمارا دل دکھاتا ہے۔ ہم کسی عدالت کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ کریں گے۔ مگر آئندہ کے لئے سمجھاتے ہیں۔ کہ ایسی ناپاک باتوں سے باز آجاؤ۔ اور خدا سے ڈرو۔ جس کی طرف پھرنا ہے۔ اور حضرت مسیح کو گالیاں مت دو۔ یقیناً جو کچھ تم جناب مقدس نبوی کی نسبت برا کہو گے وہی تمہارے فرضی مسیح کو کہا جائے گا۔ مگر ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں۔ جس نے نہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ نہ بیٹا ہونے کا اور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی۔ اور ان پر ایمان لایا"۔

(نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو ناظرین یاد رکھیں۔ کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسےٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے۔ اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے۔ اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ اور حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں۔ جس کا قرآن میں ذکر نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص ہمارے

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت مکذب تھا۔ اور اس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں۔ کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ایسے لوگوں کے حق میں صاف فرمادیا ہے۔ کہ اگر کوئی انسان ہوکر خدائی کا دعوے کرے تو ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کے ذکر کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہیئے۔ ایسا آدمی اگر نابینا نہ ہوتا۔ تو یہ نہ کہتا۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ اور اگر نیک اور ایماندار ہوتا۔ تو خدائی کا دعوے نہ کرتا۔ پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں۔ بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں ؛ (تبلیغ رسالت جلدہ مـ؟)

ظفر علی کی بے غیرتی

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہرگز توہین نہیں کی۔ بلکہ جیسا کہ حضور کی تحریرات سے ثابت ہے۔ آپ ان کو سچا اور راستباز نبی سمجھتے۔ اور ان پر ایمان لانا جزو ایمان جانتے تھے۔ ہاں جب عیسائیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ناپاک الزامات لگا کر مسلمانوں کے دل دکھائے۔ تو آپ نے [illegible] انہیں جواب دینے کے لئے انہی کی اناجیل سے اس فرضی یسوع کی کیفیت ظاہر کردی جس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ عیسائیوں کے ایسے ناپاک اعتراضات سے پر کتابیں آج بھی موجود ہیں۔ ان میں آپ کو نعوذ باللہ زانی اور کیا کچھ لکھا ہے۔ لیکن مولوی ظفر علی یا ان کے کسی اور ہم نوا کو آج تک ملک معظم تو کجا مقامی حکومت سے بھی ان کی ضبطی کی درخواست کرنے کی توفیق نہ ملی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحالت مجبوری جب عیسائیوں کے پیشکردہ مدعی الوہیت یسوع کا نقشہ اناجیل کے الفاظ میں پیش کیا۔ تو آٹھ کروڑ مسلمانوں کے اس نمائندہ کی ایمانی رگ پھڑک اٹھی۔ اور اسے ان کتب کی ضبطی کے لئے ملک معظم کے دربار میں چیخ وپکار کی ضرورت پیش آئی۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے عیسائیوں کے الزامات دور کئے گئے ہیں۔ اس درخواست کی جو قدر وقیمت ہے۔ اور اس کا جو اثر ہوسکتا ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ لیکن اس سے کم از کم اتنا تو ثابت ہوگیا۔ کہ ظفر علی کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کس قدر غیرت اور حمیت باقی ہے ؛

مسیحی دنیا کے آگے ناک رگڑنے کی وجہ

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود

جماعت احمدیہ انگلستان کا مسٹر اے۔ کے ملک آئی سی ایس کو الوداعی ایڈریس

ہر احمدی کا اولین فرض اسلام کی خدمت ہے

جماعت احمدیہ انگلستان کے ممبروں نے مسٹر اے۔ کے ملک آئی۔ سی۔ ایس۔ کو ان کے ہندوستان واپس آنے کے وقت جو ایڈریس دیا۔ اور جس کی کاپی حال میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے ہمیں موصول ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

مکرمی!

انگلستان کی احمدیہ جماعت آج آپ کو انگلستان سے روانگی پر خدا حافظ کہنے کے لئے جمع ہوئی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک سے لوگ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان سے لوگ آئی۔ سی۔ ایس اور دیگر امتحانات پاس کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور کامیاب ہونے کے بعد اپنے ممالک کو واپس چلے جاتے ہیں۔ مذہبی جماعت ہونے کے لحاظ سے ہمیں ان امتحانات کے دنیوی پہلو سے کوئی زیادہ تعلق نہیں۔ لیکن ہمیں اس حقیقت پر فخر ہے۔ کہ اسلام کی رو سے ہم میں سے

[illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب آج شائع نہیں ہوئیں۔ اور [illegible] مولوی ظفر علی کتم عدم سے آج نمودار ہوئے۔ وہ بارہا اعلان کرچکے ہیں۔ کہ چوتھائی صدی سے زیادہ مدت سے وہ احمدیت کے خلاف خاک اڑا رہے ہیں۔ پھر انہیں آج ملک معظم کے حضور یہ درخواست کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی کہ "مجھے اجازت مرحمت فرمایئے۔ کہ ایک ایسے نازک اور اہم مسئلہ کے متعلق جس نے آج کل مسلمانان ہند کو بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ حضور کی خدمت میں کچھ گزارش کر دوں" اور کیوں آج سے پہلے انہوں نے اس قسم کی اجازت طلب نہ کی۔ پھر کیوں وہ آج ملک معظم کی آڑ لے کر ساری عیسائی دنیا کے آگے ناک رگڑ رہے ہیں۔ مولوی صاحب اس بات سے ناواقف نہیں ہوسکتے۔ کہ مسیحی دنیا میں یسوع مسیح کے متعلق اور جو کچھ خیال کیا جاتا ہے۔ وہ تو الگ رہا۔ یہاں تک بھی کہا جاتا ہے؛ کہ ان کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ باوجود اس کے مولوی ظفر علی کا عیسائیوں کی دہلیزیں چاٹنا اور انکو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کرنا بتاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ہر پہلو سے ناکام ونامراد ہوکر انتہائی مجبوری کی حالت میں یہ ذلت ورسوائی اختیار کی ہے مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے اس سے بھی ان کو کوئی سہارا نہ ملے گا ؛

ہر ایک کا پہلا مقصد بنی نوع انسان کی ہمدردی ہے۔

مسلمان اسلام کی خوبصورت تعلیم سے بے بہرہ ہوچکے تھے۔ اور دوسروں کی اندھا دھند تقلید کر رہے تھے۔ وہ اس مذہب کو خیرباد کہہ چکے تھے۔ جو دنیا میں امن اور سلامتی قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ اس بات کی ضرورت تھی۔ کہ حقیقی اسلام کو لوگوں کے دلوں میں پیوست کیا جائے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنے متبعین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تعلیم سے محبت اور اخلاص کی روح پھونک دی حتیٰ کہ اب ہمارا مقصد اولین خواہ ہم دنیا کے کسی کام میں ہی مصروف ہوں۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور اس کے دین کی خدمت کرنا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کا آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں شامل ہونا اور تعلیم کی غرض سے انگلستان آنا دراصل اسلام کی خدمت ہے۔ اور اسی وجہ سے آج ہم آپ کو یہ ایڈریس پیش کر رہے ہیں۔ ہم تہ دل سے آپ کو اس امتحان کی کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اس کامیابی کی بنیاد ہندوستان میں مقابلہ کا امتحان پاس کرکے رکھی۔ اور پھر اپنی قابلیت سے انگلستان آکر نصاب کو مکمل کیا؛ ہم میں سے اکثر متاسف ہیں۔ کہ ان کو آپ سے ذاتی واقفیت کا اعزاز حاصل نہیں۔ مگر جنکو یہ اعزاز حاصل ہے۔ وہ آپ کی خوش خلقی اور برادرانہ شفقت کے ممنون ہیں۔ باوجود اپنی مصروفیتوں اور تعلیمی انہماک کے آپ مسجد میں تشریف لاتے رہے۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو احمدی ہونے کی حیثیت سے توفیق عطا فرمائی کہ آپ مذہب میں دلچسپی لیتے اور ہم سے ملتے جلتے رہے۔ اور ہم احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کے اس برادرانہ سلوک کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ ہر احمدی کا اولین مقصد اسلام کی خدمت کرنا ہے۔ الہٰذا ہمیں یقین ہے۔ کہ آپ ہندوستان واپس جاکر خواہ کتنا بھی بلند مرتبہ حاصل کرلیں۔ اس اہم امر کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ بلکہ مغربی حالات کا بچشم خود مطالعہ آپ کو اس یقین میں اور پختہ کردے گا۔ کہ صرف اسلام ہی مغرب اور مشرق کی کامیابی کے ساتھ راہنمائی کرسکتا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو احمدیت کی خدمت کرنے کی اور اپنے فرائض اخلاص کیساتھ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہم دعا کرتے ہیں کہ آپکا سفر بخیر وخوبی ختم ہو۔ اور ہم اس وقت کے منتظر ہیں جب خدا تعالےٰ ان تعلقات کو جس کی بنیاد احمدیت نے رکھ دی ہے۔ از سر نو استوار کرنے کا موقعہ ملے ؛

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبی کے کامیاب جلسے

شہر لکھنؤ میں عظیم الشان جلسہ

یوم جمعہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء کو ۶½ بجے شام گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں سیرت النبی کا عظیم الشان جلسہ بصدارت جناب مولوی محمد عثمان صاحب احمدی لکھنوی منعقد ہوا۔ جس میں سینکڑوں کی تعداد میں ہندو مسلمان، عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ شریک ہوئے۔ خاص طور پر خان بہادر سید محسن علی صاحب انڈر سکرٹری یو۔ پی گورنمنٹ۔ پروفیسر لومبا آف کرسچین کالج۔ پروفیسر سرلو استوا آف کرسچین کالج۔ ڈاکٹر ایم۔ اے شاہ (خان صاحب) مسٹر بینی پرشاد بھٹناگر ہیڈ ماسٹر امین آباد اسکول لکھنؤ۔ مسٹر اسد اللہ صاحب کاظمی پروفیسر گورنمنٹ ٹریننگ کالج۔ ڈاکٹر شیو کمار بینرجی ریڈر لکھنؤ یونیورسٹی۔ مسٹر آر آر کھنا۔ رجسٹرار لکھنؤ یونیورسٹی۔ مولوی خیر الدین احمد صاحب۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ایم بی۔ بی۔ ایس۔ مسٹر محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ سید ارتضیٰ علی صاحب۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو ڈاکٹر لعل محمد صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد مسٹر شوکت صاحب تھانوی نے ایک وجد آفرین نظم سے لوگوں کو محظوظ کیا۔ مقررین میں مسٹر گک (نو مسلم) مسٹر آر آر کھنا ڈاکٹر ایس کے بینی، مولانا عبد السلام صاحب عمر آف قادیان۔ مولوی سید ارتضیٰ علی صاحب احمدی۔ سید ارشد علی صاحب احمدی۔ مولوی حفیظ الدین صاحب حنفی ندوی تھے۔ مسٹر آر۔ آر کھنا کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی زندگی سے بحث کی مسٹر گک کی تقریر تصوف کی چاشنی لئے ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تھی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ ڈاکٹر ایس کے بینرجی نے تاریخی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سوشل ریفارمر کی حیثیت میں پیش کیا۔ اور بتایا کہ آپ کا پیغام دنیا کے لئے صلح اور امن کا پیغام تھا پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی مکی زندگی اور مدینہ کی ہجرت کے واقعات پر تبصرہ کیا۔ مولانا عبد السلام صاحب عمر آف قادیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکملیت۔ اور بعثت کے وجوہ اور اسلام کے عظیم الشان پروگرام کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ اسلامی تمدن صرف اہل اسلام ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ سید ارشد علی صاحب نے اپنے پرجوش لب و لہجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی سے بحث کی۔ اس کے بعد مولوی حفیظ الدین صاحب ندوی نے بھی اسی موضوع پر تقریر کی۔ سب سے آخیر میں مولوی سید ارتضیٰ علی صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور اس کے بعد پونے دس بجے صدر جلسہ کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں بہت سی خواتین بھی تھیں غرضیکہ جلسہ ہر صورت میں بہت زیادہ کامیاب رہا۔

(الف۔ ن۔ س)

پوری (اڑیسہ) میں شاندار جلسہ

کیپٹن جے۔ این۔ گپتا سول سرجن پوری نے صدارت کی مشہور عالم ڈاکٹر ٹیگور کی بہن اور بابو گومود بندھو سین شریک جلسہ ہوئے۔ ممدوح وہ شخص ہیں جنہوں نے ۱۹۰۹ء میں بمقام کلکتہ جلسہ مذاہب منعقد کیا تھا۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب غیر مبایع اور شاید خواجہ صاحب مرحوم بطور ڈیلیگیٹ جماعت احمدیہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ جلسہ کے بعد غیر احمدیوں کے سامنے قادیان اور احمدیہ "موومنٹ" کا ذکر کرتے رہے۔

ان کے علاوہ بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر مسلم بنگالی اور اڑیہ اصحاب کثرت سے آئے تھے۔ غیر احمدی حضرات نے بھی زیادہ تعداد میں شرکت کی۔ ایک غیر احمدی گریجوایٹ نے تقریر بھی کی۔ اور بہت کچھ ہمدردی دکھلائی۔ غیر مسلم مقررین میں ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول اور سکرٹری برہمو سماج اور رائے صاحب سرشی چندر گھوش آنریری مجسٹریٹ و رئیس پوری قابل ذکر ہیں۔

خاکسار: عبد الحلیم نگلی

اجودھیا میں جلسہ

اجودھیا کے ہندو مسلمانوں میں سخت کشیدگی کے سبب فیض آباد میں جلسہ ہونا محال و دشوار تھا۔ مگر بڑی کوشش سے چھاؤنی میں جلسہ کرایا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ جماعت کثیر کے ساتھ جلسہ کامیاب رہا۔ معززین میں سے مرزا حسام الدین صاحب قزلباش اور جناب عباس صاحب ایل ایل۔ بی و دیگر آریہ و عیسائی صاحبان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی پر تقریریں کیں۔

(نامہ نگار)

قصور میں جلسہ

ملک عبد الرحمن صاحب کی فلور مل میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ کارروائی ۸ بجے شب شروع کر کے ساڑھے دس بجے تک زیر صدارت جناب چوہدری عبد اللہ خان صاحب ایگزیکٹیو آفیسر جاری رہی۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ ازدواجی زندگی کو پیش کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ اس کے علاوہ صاحب صدر نے بھی تقریر کی

خاکسار: محمد نذیر قریشی

بنگلور میں جلسہ

۲۵ نومبر جلسہ کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام بھی کیا۔ لجنہ اماء اللہ کے خاص انتظام کے ماتحت عورتوں کا جلسہ بھی ہوا۔ معزز احمدی و غیر احمدی خواتین جوق در جوق شریک ہوئیں۔ خاکسار: غلام قادر مشرق

کوئٹہ میں جلسہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء جلسہ سیرت النبی تھیوسافیکل ہال میں منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک اور دوسرا رات ۷½ بجے سے ۹½ بجے تک ہوا۔ چھ لیکچر ہوئے۔

پہلا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر ایم کے رسگو۔ ایم اے ڈی بی ایل۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ منعقد ہوا۔ چوہدری احمد جان صاحب اور مولوی محمد الیاس صاحب کے علاوہ صاحب صدر نے بھی تقریر کی۔ اور اسلام کی برتری بمقابلہ دوسرے مذاہب ثابت فرمائی۔ آپ نے غیر مسلمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ مسلمانوں کی موجودہ ردی حالت ان کے مطالعہ میں روک نہ ہو۔ کیونکہ ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے زہر کی بوتل پر شہد کا لیبل ہو۔ مسلمان حقیقی مسلمان رہے ہی نہیں۔ آپ نے نہایت دردمندانہ دل اور جوش سے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی حالتوں کو سنواریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوں۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد الیاس صاحب منعقد ہوا۔ پہلی تقریر مولوی عبد القیوم صاحب مولوی فاضل المحدث نے کی۔ دوسری مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے اور آخری تقریر صاحب صدر نے کی۔ جلسہ میں معزز طبقہ کے ہندو سکھ اور مسلمان شامل تھے۔ ہم تمام ان احباب کے جنہوں نے اس سلسلہ میں ہماری مدد فرمائی مشکور ہیں۔ خصوصاً بابو محمد عبد اللہ سعید صاحب منتظم جلسہ کے۔ جنہوں نے ہال اور فرنیچر کے حاصل کرنے اور احسن انتظام فرمانے میں ہمت کی۔

خاکسار: شیخ کریم بخش

کوئٹہ میں مستورات کا جلسہ

جلسہ زیر اہتمام پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ پہلی تقریر پریذیڈنٹ صاحبہ نے "نبی کریم صلعم کے احسانات عورتوں پر" کی۔ اور دوسری تقریر چوہدری احمد جان صاحب نے احسانات "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" پر کی حاضرات کی چاء سے تواضع کی گئی۔ غیر احمدی معزز طبقہ کی مستورات شامل ہوئیں۔

(نامہ نگار)

بوگرا میں جلسے

۲۵ نومبر ایڈورڈ ڈرامیٹک ہال میں عظیم الشان جلسہ ہوا ہر قوم اور ہر حیثیت کے لوگ بکثرت شامل ہوئے۔ حاضرین میں ہندو مسلم عیسائی سب موجود تھے۔ خان صاحب فضل الرحمٰن صاحب سول سرجن صدر تھے۔ سپیکروں میں مقامی ہندو دیندر بابو میدیا ناتھ سنیال بی۔ اے۔ ایل ایل بی تھے خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر۔ مولوی محمد اکرم خان صاحب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت لکھنے میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ اور ایڈیٹر صاحب "محمدی" نے بھی تقریریں کیں۔ صاحب صدر اور حاضرین کے شکریہ کی قرارداد کے بعد جلسہ برخاست ہوُا۔

برہمن بڑیہ میں جلسے

۲۵ نومبر۔ سنٹرل کوآپریٹو بنک کے وسیع کمپاؤنڈ میں جلسہ ہوُا۔ مسٹر این۔ ایم۔ خاں۔ آئی۔ سی۔ ایس سب ڈویژنل آفیسر صدر تھے۔ مولوی غلام صمدانی صاحب خادم بی۔ ایل۔ بابو پولن بہاری برمن رائے بی۔ اے اور بابو جانکی ناتھ چکرورتی بی ایل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ مقامی مدرسہ کے ملانوں کی زبردست مخالفت اور معاندانہ پروپیگنڈا کے باوجود جلسہ بہت کامیاب ہوُا۔ ان لوگوں نے ڈھول کے ذریعہ منادی کرائی تھی۔ کہ کوئی شخص اس جلسہ میں شریک نہ ہو۔ پھر بھی تمام معززین۔ وکلاء۔ مختار۔ سرکاری حکام ہندو مسلم سب شامل ہوئے۔ ایسے ہی جلسے اکھوارہ۔ ترنا۔ سرائیل میں بھی ہوئے۔

سانبھر (جہلم) میں جلسہ

۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء زیر صدارت لالہ جگت نرائن صاحب بھلہ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ نمک۔ منشی عبد الغفور صاحب انسپکٹر محکمہ نمک نے تقریر کی۔ سامعین میں ہندو و مسلمان دونوں شریک تھے۔

سامعین بالخصوص ہندو احباب بہت محظوظ ہوئے اور عام طور پر تقریر کا اچھا اثر ہوُا۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوُا

پر حاضرین کی تواضع الائچی و پان سے کی گئی۔ اور چھوارے تقسیم کئے گئے

خاکسار:۔ محمد مرتضیٰ خان

ساؤنٹ باڑی میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی ریاست ساؤنٹ باڑی شہر میں منایا گیا۔ ہمارا یہ جلسہ پہلا تھا۔ اس کے قبل باوجود کوشش کے ہم کو کسی جگہ کامیابی نہ ہو سکی تھی۔ حاضرین میں غیر احمدی ہندو عیسائی سب موجود تھے۔ جلسے کو رد کرنے کے لئے پولیس کے پاس شکایت کی گئی۔ کہ اگر یہ جلسہ ہوُا تو فساد ہو جائے گا۔ لیکن خداوند کریم کے فضل سے وہ مخالف ہر طرح ناکام رہے۔ صدارت کے فرائض مسٹر منگیش رام چندر ابھوس چیئرمین میونسپل کمیٹی نے سرانجام دیئے۔ شیخ قاسم شیخ داؤد۔ شیخ حسن۔ مسٹر منگیشم دتاتریہ تردکار کیپٹن شیخ قاسم۔ مسٹر ایوب خاں محمد خاں۔ مسٹر گجادن مہادیو نانک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی اور خاکسار نے تقریریں کیں ہندو اصحاب نے اس تحریک کو پسند کیا۔ اور ہر سال یہ جلسہ کرنے کی درخواست جناب صدر نے کی۔

خاکسار:۔ حکیم محمد یونس

پٹنہ میں جلسہ

تقریباً ایک ہفتہ قبل جلسہ کے لئے کام شروع کیا گیا تھا۔ ایک ہزار اردو۔ اور ایک ہزار انگریزی اشتہار چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ جلسہ کا اعلان سینما کے پردہ پر بھی سلائڈ کے ذریعہ کیا گیا۔ معززین شہر کے لئے ایک دعوتی کارڈ بھی چھپوایا گیا۔ جلسہ انجمن اسلامیہ ہال میں ہوُا۔ صدر آنریبل سید عبد العزیز صاحب وزیر تعلیم صوبہ بہار و اڑیسہ کو تجویز کیا گیا۔ ڈاکٹر گیان چند پی۔ ایچ ڈی۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے تقریریں کیں۔ اس جلسہ میں بھی جو کہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک سیرت کو بیان کرنے کے لئے منعقد ہوُا تھا۔ مولوی شرارت سے باز نہیں آئے۔ اور انہوں نے ہر ممکن طریقہ سے اسے ناکام کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور آنریبل سید عبد العزیز صاحب کی کوششوں کی بدولت کامیاب نہ ہو سکے۔ آنریبل سید صاحب دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

خاکسار:۔ شاہ شکیل احمد

سونگھڑہ میں جلسہ

۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء سیرت النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اکثر احباب نے باوجود ملیریا کی شدت کے اس میں حصہ لیا۔ ہندو غیر احمدی سامعین موجود تھے۔ مقامی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی صدارت میں تین تقریریں مسلمانوں اور تین ہندوؤں کی ہوئیں۔

بنوں میں جلسہ

معاندین کی شدید مخالفت کے باوجود ۲۵ نومبر جلسہ کیا گیا۔ صدر جلسہ لالہ خوشی رام صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی مقرر ہوئے۔ خاکسار نے اختصار کے ساتھ جلسہ کی غرض بیان کی۔ پھر صاحب صدر نے مختصر سی تقریر کی۔ پھر مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ایک پُراز معلومات تقریر کی۔ ان کے بعد جناب ماسٹر حکم چند صاحب فوٹوگرافر نے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ یقینی اور ثابت شدہ دعویٰ ہے کہ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) برگزیدہ انسان اور خدا کے پیارے تھے۔

دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر شروع ہوُا اور مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے "حضرت رسول کریم نے فریضہ تبلیغ کس طرح ادا فرمایا" کے موضوع پر تقریر کی۔ مہاشہ صاحب کی طرز تقریر کا ہندوؤں پر خاص اثر تھا۔ مہاشہ صاحب کے بعد مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے پھر تقریر کی۔ جس میں ہر پہلو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو افضل ثابت کیا۔ مولوی صاحب کے بعد صاحب صدر نے تقریر کی۔ جس میں ثابت کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کے برگزیدہ اور کامل انسان تھے۔ آخر جناب لالہ خوشی رام صاحب صدر جلسہ اور پولیس آفیسروں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ میں جناب لالہ پیڑا رام صاحب مالک بھاٹیہ آشرم و مسافر خانہ اور جناب لالہ خوشی رام صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بنوں اور پولیس آفیسروں کا خصوصاً جناب محمد ابراہیم خان صاحب سب انسپکٹر پولیس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز جماعت کے ان مخلص دوستوں کا بھی جنہوں نے بڑی محبت اور اخلاص سے کام کیا۔

خاکسار:۔ غلام حسین

سیلون میں عظیم الشان جلسہ

۲۵ نومبر عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ ہر مذہب و ملت اور ہر طبقہ کے لوگ کثرت سے شریک ہوئے۔ مسٹر اے۔ وی گونی سنہا۔ ممبر کونسل اسوسیٹ سیلون نے بخوشی و خرمی فرائض صدارت سرانجام دیئے۔ اور تقریر صدارت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوبیوں کو بالوضاحت پیش کیا۔ مسٹر سی۔ ایم متارا۔ پروفیسر محمد یوسف۔ مسٹر او۔ کے۔ محی الدین۔ مولوی اے بی ابراہیم اور مسٹر سی۔ ایچ سنٹارا نے تقریریں کیں۔ تمام لیکچر دلچسپ تھے۔ چار ہزار اشتہار اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ مقامی اخبارات نے شاندار الفاظ میں اس جلسہ کا ذکر کیا ہے۔

پیغامیوں کی قابل رحم حالت

دھرم کوٹ بگہ کے غیر مبایعین کی حقیقت

غیر مبایعین نے مرکز احمدیت یعنی قادیان سے قطع تعلق کرتے ہوئے سمجھا تھا۔ کہ جماعت کا سواد اعظم ان کے ساتھ ہے۔ مگر جلدی ہی انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ اسی دوران میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے منہ موڑ کر غیر احمدیوں کی طرف متوجہ ہوئے کہ شائد وہی ان کا ساتھ دیں گے۔ مگر ان میں بھی دال نہ گلی۔ وہ انہیں منافقت سے کام لینے والے قرار دے کر نفرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ غرض جن لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو چھوڑا۔ وہ انہیں جواب دے بیٹھے ہیں۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اگر کسی شخص کو اس کے جرم کی پاداش میں اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں۔ تو وہ غیر مبایعین کی ٹولی کا پاک ممبر تصور کیا جاتا ہے۔ بطور مثال میں ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین میں کس قسم کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

پیغام صلح ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء میں دھرم کوٹ بگہ (علاقہ بٹالہ) کے بارہ آدمیوں کے نام شائع کئے گئے ہیں۔ اور بڑے فخر سے لکھا ہے کہ یہ لوگ قادیانی جماعت سے تائب ہو کر پیغامی ہو گئے ہیں۔ مگر ان کی حقیقت یہ ہے۔ (۱) شیخ فرمان علی اور شیخ محسن دین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے خلاف اپنی لڑکیاں غیر احمدیوں میں بیاہ دیں۔ مقامی جماعت نے ان کے خلاف مرکز میں رپورٹ بھیجی۔ تو انہوں نے جماعت سے خارج ہونے کی بدنامی سے ڈر کر پہلے ہی پیغامیوں میں شمولیت کو اپنے لئے بہتر سمجھا۔ (۲) شیخ فضل حق اور غضنفر علی دونوں پہلے سے غیر مبایع ہیں۔ ان کے متعلق یہ لکھنا کہ قادیانی جماعت سے تائب ہو کر پیغامی ہوئے بالکل جھوٹ ہے۔ (۳) غلام نبی کے خلاف جماعت نے مرکز کو رپورٹ بھیجی ہوئی ہے۔ کہ اس نے شادی کے لالچ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت ہتک کی ہے۔ اس پر تا فیصلہ اسے امامت سے علیحدہ کیا گیا (۴) شیخ حسن دین۔ شیخ غلام رسول۔ شیخ اشتیاق علی اور شیخ فضل حق تانگے والا یہ سب غیر احمدی ہیں۔ انہوں نے کبھی بیعت نہیں کی۔ حسن دین۔ اشتیاق علی دونوں بچے ہیں۔ غلام رسول خطرناک سود خور ہے۔ اور فضل حق بے نماز۔

ان لوگوں کو پیغامی تو کہا جا سکتا تھا۔ مگر احمدی نہیں کہا جا سکتا تھا۔ پیغام نے یہ یونہی شائع کر دیا۔ کہ یہ لوگ قادیانی جماعت سے تائب ہو کر ہماری جماعت میں شامل ہو گئے۔ ایک واقف کار

قابل توجہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع شیخوپورہ

چند ملازمین پولیس کی سکھا شاہی

راقم الحروف موضع مرید کے ضلع شیخوپورہ میں ٹیچر تھا۔ ترک ملازمت کے بعد لاہور آ گیا۔ اور اپنا سامان رہائشی مکان میں مقفل کر کے چھوڑ آیا۔ کچھ مدت کے بعد جب سامان لینے کے لئے مرید کے گیا۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ قفل ندارد اور مکان خالی پڑا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ میرے مرید کے سے چلے آنے کے کچھ عرصہ بعد ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس وہاں گیا۔ اور اس نے میری غیر حاضری میں بلا اجازت مکان کھولکر میرا سامان کسی اور مکان میں منتقل کر دیا اور اس مکان میں خود رہائش اختیار کر لی۔ لیکن بہت عرصہ رہنے نہ پایا تھا۔ کہ تبدیل ہو کر چلا گیا۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ اس سامان والے دوسرے مکان میں ایک کانسٹیبل رہائش پذیر ہے۔ ضروری تحقیقات کے بعد میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس کی خدمت میں درخواست کی۔ اور خود بھی حاضر ہو کر زبانی حالات عرض کئے۔ اتفاقاً اس دن صاحب بہادر دہلی تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اس لئے اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ سامان برآمد کرا کر میرے حوالہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کے ضائع ہو جانے کا قوی احتمال ہے۔ لیکن افسوس کہ مقامی تھانہ کے کارپردازوں کی سہل انگاری کی وجہ سے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میرا سامان ابھی تک مجھے دستیاب نہیں ہوا۔ باوجودیکہ متعدد مرتبہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ چونکہ میرے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ میں بار بار شیخوپورہ جا کر اس کے متعلق افسران بالا کو توجہ دلا سکوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار اس واقعہ کو ذمہ دار افسران بالا کے علم میں لا کر ملتمس ہوں۔ کہ براہ مہربانی فوری توجہ فرمائیں۔ محمد ابراہیم از لاہور

حضرت مسیح موعودؑ فارسی الاصل ہیں

اس موضوع پر ایک نہایت محققانہ مضمون جس میں لنڈن کی لائبریری کی نایاب کتب سے بیسیوں حوالے دیئے گئے ہیں۔ اور علمی و تاریخی سوسائیٹیوں اور پروفیسروں سے ثبوت جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد فضل لنڈن نے رقم فرمایا ہے۔ جس میں بشواہد و دلائل ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اصل میں بنا فارس ہیں۔ مضمون ۴۴ صفحے میں آیا ہے۔ تمام دوستوں کو چاہیئے یہ مضمون ضرور پڑھیں پڑھائیں۔ ماہ دسمبر کے اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں یہ مضمون چھپا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ۴ر فی رسالہ کے حساب سے منگوالیں۔ اور اپنے نام یہ رسالہ جاری کرالیں کیونکہ جنوری کے رسالے میں ایک معرکۃ الآراء مفصل مضمون ناردوس بحالت زار پر چھپے گا۔ رسالہ کی قیمت سالانہ تین روپے طلباء کے لئے اڑھائی روپے ہے۔ منیجر اردو ریویو آف ریلیجنز قادیان

مختار عام کی ضرورت ہے

چونکہ ہمارے موجودہ مختار عام اب ریٹائر ہونے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی جگہ کسی اور شخص کا رکھا جانا تجویز کیا گیا ہے۔ نئے مختار عام میں مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) مخلص اور دیانتدار ہو (۲) صحت اور جسمانی قویٰ اچھے ہوں (۳) زمینداری کام سے اچھی طرح واقف ہو (۴) انتظامی قابلیت رکھتا ہو (۵) دفتری کام سے واقف ہو۔ اور حساب کتاب رکھ سکتا ہو۔ (۶) خط عمدہ اور صاف ہو (۷) افسروں سے ملنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ انگریزی اس حد تک جانتا ہو۔ کہ معمولی چٹھی لکھ اور پڑھ سکے۔ مگر یہ شرط خاص صورتوں میں نظر انداز کی جا سکتی ہے۔

خواہشمند اصحاب اپنی اپنی اسناد اور سفارشات کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں جن میں امیدوار کی قابلیت اور عمر اور قومیت اور تجربہ وغیرہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔ اور جو خود انہیں کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہونی چاہیئے۔ خاکسار کے نام بھجوا دیں۔ مگر جب تک میں خود کسی امیدوار کو نہ بلاؤں کوئی صاحب مجھے زبانی ملنے کیلئے ہرگز نہ آئیں۔ ورنہ ایسے شخص کو نہیں لیا جائیگا۔ نوجوان امیدوار کیلئے تنخواہ ۳۰ روپے ماہوار سے لیکر ۴۰ تک ہوگی یعنی ۳۰ ابتدائی تنخواہ ہوگی جو حسب کارکردگی سالانہ ترقی کے ساتھ ۴۰ تک پہنچ سکے گی لیکن عمر رسیدہ شخص کو حسب قابلیت ایک ہی مقررہ تنخواہ دی جائیگی

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

اشتہار

عارضی کاشت اراضیات نہر مستقل علاقہ پنجند بہاولپور گورنمنٹ

بحکم دربار بہاولپور پنجند نہر کے مختلف مستقل راجباہوں پر قریباً سوا لاکھ ایکڑ زمین جس کے مختلف تعداد کے قطعات بنائے گئے ہیں تین سے پانچ سال یا اس سے زائد میعاد کے لئے بھی عارضی کاشت پر دی جائیگی۔

سربمہر ٹنڈر بشرح مالکانہ فی ایکڑ برقبہ پختہ علاوہ مطالبہ مال آبیانہ و دیگر جبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر میں مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۷ء شام کے چار بجے تک لئے جاوینگے۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۸/ نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ وی پی مہیا کئے جاسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا تحصیلدار صاحب نوآبادی رحیم یار خاں و نائب تحصیلدار صاحب نوآبادی خانپور جن کے علاقہ جات میں ایسے رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

دستخط:۔ ڈبلیو ایف جی لیبلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور گورنمنٹ

پیام شفاء (رجسٹرڈ)

عجیب (رجسٹرڈ) مسوڑھوں کے ناسور۔ ورم۔ بدگوشت۔ خون اور پیپ کو زائل کر کے نیا عمدہ گوشت پیدا کرتا ہے۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو جما کر مضبوط اور سفید کر دیتا ہے۔ منہ کے جملہ امراض میں یہ عرق تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی خورد ۱۲؍ شیشی کلاں ۱؍ علاوہ محصولڈاک۔ **ماسک** (رجسٹرڈ) سنگر کو بند کر کے اور پیشاب کو اعتدال پر لا کر معدہ گردے۔ اور مثانہ و دیگر اعضائے بول کو اصلی حالت پر لے آتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر مادہ کو انجماد کر کے زائل شدہ قوت کو عود کراتا ہے۔ نیز قبض کشا ہے۔ قیمت ۵ اخوراک ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔ مذکورہ بالا ادویہ کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض۔ تکالیف پیشاب و گرمی برص۔ گردے۔ اور مثانہ سے بذریعہ پیشاب۔ وپتھری وریت کا اخراج نیز ریاحی شکایات کے متعلق دفعیہ کی بیعز۔ اور سو فیصدی فائدہ بخش ادویہ ہمارے خاندانی مجربات میں سے ہیں۔ جن کو نامور اطباء و ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کو استعمال کرا رہے ہیں۔ ضرورتمند اصحاب طلب فرما کر ایکمرتبہ ضرور آزمائش کریں۔ امراض کی تفصیل اور ادویہ کے اثرات معلوم کرنیکے لئے حسب ذیل پتہ سے "پیام شفا" مفت طلب کریں۔ **حکیم نور احمد قریشی پروپرائٹر پیام شفا و پیغام شفا فراشخانہ دہلی**

پرائیویٹ قطعات اراضی برائے فروخت

اس وقت قادیان کی جدید آبادی کے تمام حلقوں میں بہت اچھے اچھے موقعوں پر موجود ہیں۔ اور قیمتیں ہر موقعہ کے مناسب حال الگ الگ مقرر ہیں خصوصاً محلہ دار العلوم غربی میں نصرت گرلز ہائی سکول و کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول و جامعہ احمدیہ کے درمیان نسبتاً ارزاں نرخ پر مل سکتے ہیں۔ بڑی سڑک پر بشرح ۲۰ؔ فی مرلہ اور اندرون محلہ ۱۶ؔ بشرح معہ ۱۲ؔ

خاکسار:۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

شفاخانہ دلپذیر

سلانوالی سے قادیان آگیا ہے۔ اور ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مجرب سے مجرب اور سستی سے سستی ادویات مہیا کرنیکا انتظام کیا ہے۔ اور بیٹریوں کے ذرائی سیلز بھی جو نہایت اعلیٰ روشنی دینے والے ہیں صرف ۲ ۔ میں ہمارے ہاں مل سکتے ہیں یہ صرف ٹارچ سیل ہیں۔ منیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان محلہ دار الفضل متصل گودام

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی اصل متوطن قادیان۔ ملازم بمشاہرہ یکصد چالیس روپیہ ذات جٹ دھالیوال عمر قریباً پچاس سالہ کو بوجہ پہلی بیوی فوت ہو جانیکے ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو باکرہ بعمر بیس پچیس سالہ ہو۔ یا بیوہ جس کی پہلی اولاد نہ ہو۔ اس کے پاس ایک لڑکی بعمر ۱۲ سال اور ایک لڑکا بعمر دس سال ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ معرفت بابو احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری ڈسپنسری ہسپتال ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

تلاش گمشدہ

ایک طالب علم غلام حسین اصل سکونت ضلع ملتان چند دن سے غائب ہے اس کا حلیہ یہ ہے رنگ گورا کشادہ پیشانی۔ آنکھ کے قریب ایک سیاہ داغ۔ ناک پر بھی ایک داغ ہے برنجی رنگ کا گرم کوٹ۔ سر پر سیاہ سنہری لنگی۔ عمر تخمیناً ۱۴ سال۔ اگر کسی دوست کو ملے تو اس کو اپنے پاس رکھ کر مجھے اطلاع دیں یا اس کو قادیان کو پہنچادیں۔ خرچ ادا کر دیا جائیگا۔ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

محمد صدیق جن کے خلاف قصور کے بالا مل آریہ کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کے متعلق عدالت سیشن نے سزائے موت تجویز کی ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو نئی دہلی سے ۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ڈیرہ دون میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتاری گورداسپور کے ایک مجسٹریٹ کی عدالت سے جاری شدہ وارنٹوں کی بنا پر زیر دفعہ ۱۵۳ (۲) تعزیرات ہند (ملک معظم کی رعایا کے دو فرقوں میں منافرت پھیلانا) عمل میں آئی ہے۔ دو سب انسپکٹر اپنی حراست میں بخاری صاحب کو گورداسپور لے گئے۔

یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ نے ملکی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۱۹۳۵ء کا تمام سال یورپ کے لئے مصیبتوں اور جنگوں کا زمانہ ہوگا۔ آئندہ بارہ پندرہ ماہ کے اندر یورپ کی سیاسیات کا نقشہ بالکل بدل جائیگا۔ حالات اس قدر نازک ہو گئے ہیں کہ معمولی سے معمولی واقعہ بھی بارود کے لئے چنگاری کا کام دے سکتا ہے۔

انگورہ سے ۵ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی میں ۲۲ سال کی تمام عورتوں کو حق رائے دہندگی دیا جائے گا۔ اور تیس سال سے زائد عمر کی عورتوں کو رکنیت کے حقوق دئے جائینگے

دیوان سر عبد الحمید نے کپورتھلہ سے ۵ دسمبر کی اطلاع کے مطابق وزارت اعلیٰ کا چارج دیدیا ہے۔ ان کے بعد وزارت عظمیٰ کے اختیارات مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ٹکہ راجا امرجیت سنگھ اور مسٹر ٹوپیرو کے سپرد کئے ہیں۔

سر میلکم ہیلی گورنر صوبہ بہار الہ آباد سے ۶ دسمبر کی اطلاع کے مطابق سر ہیری ہیگ کو گورنری کا چارج دے کر دہلی روانہ ہو گئے۔

پنجاب یونیورسٹی نے لاہور سے ۴ دسمبر کی اطلاع کے مطابق مختلف امتحانات کے لئے ۱۹۳۵ء میں ذیل کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ (۱) امتحان انٹرنس ۱۱ مارچ (۲) ایف۔ اے ۱۵ اپریل (۳) بی ٹی ۲۲ اپریل (۴) بی کامرس یکم مئی (۵) مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی عالم و منشی فاضل ۲ مئی (۶) ورنیکلر زبانیں ۱۱ مئی (۷) ایل۔ ایل بی ۲۰ مئی۔

ماسکو سے ۶ دسمبر کی اطلاع کے مطابق روس میں ۶۶ باغیوں کو سزائے موت دی گئی ہے۔ ان پر سرکاری افسروں کو خوف زدہ کرنے کا الزام تھا۔ پھانسی پانے والوں کی جائدادیں بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔

عبد الغفار خانصاحب کو بمبئی سے ۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ گرفتاری وار دھا میں ہوئی جب کہ خان صاحب گاندھی جی کے پاس پہنچے

نواب صاحب رامپور نے ۶ دسمبر کی اطلاع کے مطابق نواب عبد الصمد خان سابق وزیر اعظم کی جگہ پر جو پنشن پر ریٹائر ہوئے۔ خان بہادر سعود الحسن کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔

پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق پٹنہ سے ۶ دسمبر کی اطلاع کے مطابق کانگرس کی قرارداد شائع ہو گئی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ کانگرس نے انتہائی غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ہند کے آئندہ دستور کا جو خاکہ وہائٹ پیپر میں پیش کیا گیا ہے اسے مسترد کر دیا جائے۔ اور اس کے مقابل میں قابل اطمینان امر یہ ہے۔ کہ ایک دستوری اسمبلی کے ذریعہ سے جدید نظام حکومت مرتب کیا جائے۔ پارلیمنٹری رپورٹ اکثر اعتبارات سے قرطاس ابیض کی تجاویز سے بھی بد تر ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ایک اجنبی قوم اس ملک کے باشندوں پر مسلط رہے۔ اور نہایت ہی گراں بار مصارف کے ساتھ فائدہ اٹھاتی رہے۔ جو رائج الوقت دستور سے بھی زیادہ خطرناک بات ہے۔ اس لئے کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ اس سکیم کو مسترد کر دیا جائے۔ اور دستوری اسمبلی کے ذریعہ سے جدید آئین مرتب ہو۔

لنڈن سے ۵ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ قدامت پسندوں نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کر لیا ہے۔ سرکاری تحریک جو ترمیم کے بعد اصل قرارداد کی صورت میں منظور ہوئی حسب ذیل ہے۔ "یہ کونسل سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں شامل کردہ عام اصول کو منظور کرتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ ہندوستان کو برطانوی سلطنت کا ایک مستقل شریک بنانے کے لئے اس کی سفارشات کو آئینی فیصلہ کا ایک صحیح اساس قرار دیا جائے۔

حکومت مدراس نے گزشتہ سال ۶۰ لاکھ روپیہ مالیہ کی وصولی ملتوی کر دی تھی۔ اب حکومت نے اس کو معاف کر دیا ہے۔

سلطان ابن سعود نے طائف کا جنوب شرقی حصہ جو ویران پڑا تھا۔ مکانات تعمیر کرنے کے لئے اہل مکہ کو دیدیا ہے جہاں تعمیرات کا کام شروع ہو گیا ہے۔

گاندھی جی نے صوبہ سرحد میں جانے کے لئے گورنمنٹ سے اجازت طلب کی تھی۔ اسی کے متعلق دہلی سے ۶ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے اجازت نہیں دی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی اس کی خلاف ورزی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

فلاڈلفیا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ پنسلوانیا کی ایک کمپنی نے ۵۰ ایسی ریل گاڑیاں تیار کرنی شروع کی ہیں۔ جو بجلی کی طاقت سے چلا کریں گی۔ اور ان کی رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔

ڈاکٹر ستیہ پال جن کو پچھلے دنوں دہلی میں ایک تقریر کی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے مقدمہ کا چالان پیش کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔

کوچین کی مجلس وضع آئین نے ۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک قانون ان اشخاص کے متعلق پاس کیا ہے۔ جو اشتعال انگیز کتابیں اور پمفلٹ شائع کر کے فرقہ وار مناقشت پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

مسٹر سبھاش چندر بوس کو کلکتہ سے ۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق بنگال گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ انہیں صرف ایک ہفتہ اپنے گھر پر ٹھہرنے کی اجازت دی گئی ہے اس کے بعد انہیں فوراً یورپ روانہ ہو جانا چاہیئے۔

اخبار زمیندار سے گورنمنٹ نے ۳ ہزار روپے کی ضمانت اور کریمی پریس جس میں اخبار مذکور چھپتا ہے۔ ایک ہزار روپے کی ضمانت اس وجہ سے طلب کی ہے۔ کہ اس نے ۲۴ نومبر کے پرچہ میں حضور ملک معظم کے نام ایک مکتوب مفتوح شائع کر کے عیسائیوں اور احمدیوں کے درمیان منافرت پھیلانے کی کوشش کی۔

حکومت مدراس نے ۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق صوبہ کے زمینداروں کے قرضہ کی تحقیقات کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا ہے۔ یہ قدم سنٹرل بنکنگ انکوائری کمیٹی کی سفارش پر اٹھایا گیا ہے۔

حکومت یوگوسلاویہ نے بلگریڈ سے ۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ہنگری کے ۷ ہزار باشندوں کو جو اس کے ماتحت آباد تھے۔ اپنی حدود سے اخراج کا حکم دیدیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ہمارے ہاں بیکاری بہت بڑھ گئی ہے۔ حکومت ہنگری نے اس اقدام کے خلاف دول یورپ کو توجہ دلائی ہے

مجلس اقوام نے جنیوا سے ۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق شاہ الیگزنڈر کے قتل کے سلسلہ میں یوگوسلاویہ کے ہنگری پر عائد کردہ الزامات پر بحث کو ایجنڈا میں شامل کر کے اس پر فوری بحث کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اقدام ہنگری کی درخواست پر کیا گیا ہے۔

لنڈن اور سنگاپور کی ہوائی سروس کے سلسلہ میں نئی دہلی سے ۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ہفتہ وار فضائی ڈاک کا سلسلہ قائم ہونیوالا ہے۔ پہلا ہوائی جہاز آسٹریلیا سے روانہ ہو کر ۱۴ دسمبر سنگاپور پہنچے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی